بسم اللہ الرحمن الرحیم

زلزلہ ۔۔۔ایک انتباہ!

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۸/ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو پاکستان میں زلزلہ آیا جس سے لاکھوں لوگ متاثر ہوئے اور ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ کے قریب بچے، خواتین اور مرد لقمۂ اجل بنے، یہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا زلزلہ تھا...... سائنسی نقطۂ نظر سے زلزلے کے مختلف اسباب وتوجیہات پر آج کل ملک بھر کے اخبارات و رسائل میں مضامین چھپ رہے ہیں، سائنس نے ہمارے اس دور میں بڑی ترقی کی ہے اور کائنات کی وسعتوں میں پنہاں کئی رازوں سے پردہ اٹھایا ہے، بارش کہاں سے اور کیسے برستی ہے، سائنس نے اس کے اسباب کی تلاش شروع کی کہ بارش بادل سے برستی ہے، بادل سمندروں سے اٹھنے والے بھاپ سے بنتے ہیں جس میں پانی ہوتا ہے، انھیں ہوائیں مختلف مقامات پر لے جاتی ہیں اور ان سے نزول باران ہوتا ہے لیکن یہ بادل بھاپ سے کیوں بنتا ہے؟ سائنس اس کا جواب نہیں دے سکتی...... آپ سائنس اور جدید علمی ترقی سے بعض چیزوں کے چند اسباب تو ضرور معلوم کر سکتے ہیں لیکن ایک مرحلہ پر پہنچ کر جب آپ سے ''کیوں؟'' کا سوال کیا جائے گا تو وہاں آپ کے پاس اس کے سوا کوئی اور جواب نہیں ہوگا کہ بس یہ تو قدرت کا نظام ہے۔ جدید طب نے کافی حد تک ترقی کر لی ہے اور جسم کے اندر مختلف امراض اور بیماریوں کے جراثیم کی تشخیص کے لیے کئی آلات ایجاد کیے گئے لیکن یہ جراثیم کیوں پیدا ہوتے ہیں؟ سائنس اور انسانی عقل یہاں آکر بے بس ہو جاتی ہے...... اس کا جواب یہ ہوتا ہے بس یہ تو قدرت کا نظام ہے، ٹھیک اسی طرح سائنس نے یہ بات تو معلوم کر لی کہ جنگل میں اگنے والی فلاں جڑی بوٹی کی یہ خاصیت ہے لیکن یہ خاصیت اس میں کیوں پائی جاتی ہے؟ اور یہ خاصیت کس نے پیدا کی ہے، یہاں آکر سائنس خاموش ہو جاتی ہے......

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جدید سائنسی ترقی نے کائنات کے اس چلتے ہوئے نظام کا ایک مشاہدہ ضرور کیا، اس مشاہدہ میں اسے واقعات کے کچھ ظاہری اسباب نظر آئے یہ مشاہدہ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت پر انسان کے ایمان کو مزید بڑھا دیتا اور مستحکم کر دیتا ہے کہ واقعتاً اس کارخانۂ عالم کو چلانے والی ایک ایسی ذات ہے جو ہماری نظروں سے پوشیدہ لیکن ہماری رگ جان سے زیادہ قریب ہے، جو علت العلل اور مسبب الاسباب ہے۔

بحیثیت مسلمان ہمارا یہ یقین ہے کہ اس دنیا میں جتنے اور جس قدر واقعات وحوادث پیش آتے ہیں، وہ اللہ سبحانہ و

تعالیٰ کے حکم ہی سے پیش آتے ہیں، زلزلے کی سائنسی توجیہ میں اگرچہ یہ کہا جارہا ہے کہ زمین کی مختلف پلیٹیں آپس میں ٹکراتی ہیں جس کی وجہ سے زمین میں حرکت وجنبش پیدا ہوتی ہے لیکن یہ پلیٹیں کیوں ٹکراتی ہیں؟ سائنس اور انسانی عقل اس کا جواب نہیں دے سکتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں اس کی وجہ بتلائی گئی ہے کہ جب معاشرے کے اندر بے حیائی عام ہوجائے، گناہوں کی کثرت ہو، سود کی وبا پھیل جائے تو زمین میں زلزلہ آتا ہے۔ سنن ترمذی کی ایک روایت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"إذا فعلت أمتي خمس عشرة خصلة حلَّ بها البلاء، فقيل وماهنّ يارسول اللّٰه؟ قال: إذا كان المغنم دولاً، والأمانة مغنما، و الزّكاة مغرماً، وأطاع الرّجل زوجته، وعق أمّه، وبرّصديقه، وجفا أباه، وارتفعت الأصوات في المسجد، وكان زعيم القوم أرذلهم، وأكرم الرجل مخافة شرّه، وشربت الخمور، ولُبست الحرير، واتخذت القينات والمعازف، ولعن آخر هذا الأمّة أوّلها، فلير تقبوا عند ذلك ريحاً حمراء أو خسفاً ومسخاً۔

''حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہوجائیں، تو ان پر مصیبتیں نازل ہونا شروع ہوجائیں گی، پوچھا گیا، وہ کیا کیا عادتیں ہیں تو فرمایا:...... جب مال غنیمت (سرکاری مال) ذاتی ملکیت بنایا جائے۔...... جب امانت کو غنیمت سمجھا جائے...... جب زکوٰۃ کو جرمانہ تصور کیا جائے۔...... جب آدمی بیوی کی فرمانبرداری اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے...... جب وہ دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک اور باپ کے ساتھ زیادتی کرے...... جب مساجد میں شور غوغا برپا ہوجائے...... جب رذیل ترین آدمی قوم کا لیڈر بن جائے...... جب آدمی کی عزت اس کی برائی کے ڈر سے ہو...... جب شراب (نشہ آور اشیاء) کا کھلم کھلا استعمال ہو...... جب مرد ریشمی کپڑا پہنیں...... جب گانے بجانے اور محفل وسرود کی محفلیں سجائی جائیں...... جب موسیقی کے آلات کا استعمال ہونے لگے...... جب لوگ اپنے گزشتہ اسلاف پر لعن وطعن کرنے لگیں تو پھر لوگوں کو عذاب خداوندی کا منتظر رہنا چاہیے، خواہ وہ سرخ آندھی کی شکل میں ہو یا زلزلے کی صورت میں یا زمین کے اندر دھنس جانے کی شکل میں یا صورتوں کے مسخ ہونے کی شکل میں ہو''۔

ان میں اکثر برائیاں آج ہمارے معاشرے میں نظر آرہی ہیں، ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''إذاظهرت الفاحشة، كانت الرجفة ''یعنی جب بے حیائی اور فحاشی کا غلبہ ہو تو زمین میں زلزلہ آئے گا...... ہمارے آج کے عہد کا المیہ یہ ہے کہ فحاشی اور بے حیائی باقاعدہ حکومت کی سرپرستی میں عام ہورہی ہے، صدر پرویز مشرف صاحب کے یہ بیانات ذرائع ابلاغ میں آچکے ہیں کہ'' جسے نیکر پہنی ہوئی لڑکیاں اچھی نہیں لگتیں، وہ اپنی آنکھیں بند کرلے''...... ''جن کو داڑھی اور برقع پسند ہے وہ انھیں اپنے گھر میں رکھیں''...... ''عورتوں کو پردے میں رکھنا اسلام کی فرسودہ شکل ہے''...... ''ہمیں اپنے تصورات میں جمہوری ہونا، سیکولر ہونا اور جدید ہونا ہے''...... صدر صاحب نے اس کا جو عملی مظاہرہ اس سال جشن آزادی کے موقع پر کیا، اس کو ایک معاصر رسالے نے ان الفاظ میں رپورٹ کیا ہے:

''یہ بہت پرانی بات نہیں ہے، زلزلے سے صرف چون دن پہلے کا واقعہ ہے۔ ۱۴؍اگست ۲۰۰۵ء کو ایوان صدر میں یوم آزادی کی خوشی میں زلزلہ برپا تھا۔ حکمرانوں کے باپ، ماں، بیٹے، بیٹیاں، بہنیں، بہوئیں، بیویاں تماشا دیکھ رہے تھے، گانے نغمے، رقص ہو رہا تھا۔ جنرل پرویز مشرف بھی رقص فرما رہے تھے، سارا عالم رقص میں تھا، اسی دوران وقفے وقفے سے لڑکیوں کی کیٹ واکس (Cat Walks) ہوئیں، آدم کی بیٹیاں نت نئے فیشن کا مظاہرہ کرتی رہیں، صدر مملکت اور تمام حاضرین تالیاں پیٹ پیٹ کر داد دے رہے تھے۔ پروگرام ختم ہوا تو صدر مملکت اسٹیج پر تشریف لائے۔ فرمایا: یہ جو پروگرام ہوا ہے، بہت اچھا ہوا ہے۔ یہ ہماری خوش گوار تصویر (Soft Image) ہے۔ دنیا کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہم یہ ہیں، جن لوگوں کے مذہب میں یہ کوئی رکاوٹ بنتا ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان کی عقلوں سے اور آنکھوں سے پردہ اٹھادے''۔ (ت، ق، ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱)

جس قوم کے حکمرانوں کی بے حسی اور غفلت و بے راہ روی کا یہ عالم ہو اس پر آسمانی آفتوں کا نزول کیونکر نہیں ہوگا، قرآن کریم میں ارشاد ہے: ''﴿وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت أيديكم﴾ (۱) تمھیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمھارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: ﴿ما أصابك من حسنة فمن الله وما أصابك من سَيِّئَةٍ فمن نفسك﴾ (۲) تجھے جو بھلائی (خوشحالی، غلے کی پیداوار، مال واولاد کی فراوانی وغیرہ) ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو برائی (قحط سالی، مال و دولت میں کمی وغیرہ) پہنچتی ہے، وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔ یعنی برائی کسی گناہ کی سزا یا اس کا بدلہ ہوتی ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ گناہوں پر فوری سزا نہیں دیتا، عقوبت وتعزیر میں یہ تاخیر بھی اللہ کی مہربانی اور حلم ہے، ارشاد ہے: ﴿ولو يؤاخذ الله النّاسَ بما كسبوا ماترك على ظهرها من دابة﴾ (۳) یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے کرتوتوں پر فوراً مؤاخذہ شروع فرمادے تو زمین پر کوئی چلنے والا ہی باقی نہ رہے۔ مطلب یہ ہے اگر ارتکاب معصیت کے ساتھ ہی وہ مؤاخذہ کرنا شروع کردے تو ظلم ومعصیت اور کفر وشرک اتنا عام ہے کہ روئے زمین پر کوئی جان دار باقی نہ رہے، کیونکہ جب برائی عام ہو جائے تو پھر عذاب عام میں نیک لوگ بھی ہلاک کردیئے جاتے ہیں تاہم آخرت میں وہ عنداللہ سرخرو رہیں گے جیسا کہ حدیث میں وضاحت آئی ہے۔ (۴)

مسند احمد کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی ناگہانی آفت گناہ گاروں کے لیے موجب سزا اور نیک لوگوں کے لیے موجب ابتلاء ہوتی ہے۔

اللہ جل شانہ، اس سخت آزمائش میں ہماری قوم کو استغفار اور رجوع الی اللہ کی توفیق عطا فرمائے، مرنے والوں کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وعلی آله وصحبه أجمعین

☆☆☆

---

(۱) (شوریٰ: ۳۰) (۲) (النساء: ۷۹) (۳) (فاطر: ۴۵) (۴) بخاری کتاب البیوع، رقم الحدیث: ۲۱۱۸